© rasailojaraid.com

امریکی انتخابات----- سیاہ فام کی جیت

سید یونس الحسنی

دو صدیوں کی امریکی جمہوری تاریخ گواہ ہے کہ سفید فام لوگوں نے کالوں سے ہمیشہ قدم بہ قدم شدید نفرت کا اظہار کیا۔ یہی نفرت بعد ازاں نسلی تفاخر و تعصب کا گھناؤنا روپ دھار گئی۔ یہ پہلی بار ہوا، ایک سیاہ فام شخص سینیٹر بنا اور اب ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے چوالیسویں صدر کے طور پر حلف اٹھانے والا ہے۔ یہ جس قدر خوش کن ہے اتنا غور طلب بھی کہ ایسا کیونکر ہو پایا:

(۱) جان لوئیس سے مارٹن لوتھر تک سیکڑوں نہیں ہزاروں کالوں نے پڑھ لکھ کر آگے بڑھنے کی جدوجہد میں جانوں سے ہاتھ دھوئے، ان کی قربانیاں بالآخر رنگ لائی ہیں۔ اس امتحان میں وہ سرخرو ہوئے ہیں۔

(۲) ریپلکن صدر جان ڈبلیو بش کے آٹھ سالہ دورِ حکومت کو خود سفید فاموں نے بدترین صدر کا بدترین دور قرار دے کر اُس کی متعفن پالیسیوں سے شدید نفرت کی۔

(۳) عراق اور افغانستان کی فضول جنگ میں الجھ کر پوری دنیا کو غیر مستحکم کرنے کی نامشکور سعی کی مگر خود امریکہ شدید مالیاتی عدم استحکام کا نخچیر بن گیا۔

ایسے میں ڈیموکریٹک امیدوار سیاہ فام بارک اوباما پوری قوت سے سامنے آئے، اپنی صلاحیتوں کا خوب استعمال کیا، یہاں تک کہ کالے چٹے لوگوں کی بھاری اکثریت اس کے گرد جمع ہوگئی۔ اوباما نے بش کے جنگجویانہ روّیے کو آڑے ہاتھوں لیا۔ پالیسیوں میں تبدیلیوں سے دنیا کو امن کا گہوارہ بنانے کا عزم کیا۔ بش دورِ حکومت کی بدترین پالیسیوں کے سبب عالمی عدم استحکام نے سنگین صورت اختیار کر لی مگر ریپلکن باز نہ آئے۔ عالمی سطح پر جو تنقید کی گئی۔ اپنی جگہ خود امریکہ کے اندر بھی وہ نفرت کا سمبل بن گئے۔ ڈیموکریٹک قیادت نے عوام کی ہاں میں ہاں ملائی اور اُس کی پالیسیوں میں فوری تبدیلی کا اعلان کیا کیونکہ......

(۱) بش نے مفروضہ دہشت گردی کے نام پر ایک مبہم سی جنگ شروع کر دی جو اب تک جاری ہے۔

(۲) نائن الیون کا واقعہ یہودیوں نے کیا مگر بش اور ساتھیوں نے دو منٹ میں طالبان اور اسامہ بن لادن کا نام لینا شروع کر دیا۔ اب امریکیوں کو اس جھوٹ کا پتا چل گیا ہے۔

(۳) عراق و افغان جنگیں ابھی جاری ہیں کہ بش نے ایران پر حملہ کا ارادہ کر لیا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۴) دراصل بش نے دنیا پر بلاشرکتِ غیرے حکمرانی کا خواب دیکھا جسے پورا کرنے کے لیے سب نام نہاد جنگوں کی نیو اٹھائی گئی۔

یہ حقیقت کھل کر سامنے آچکی کہ وار آن ٹیرر دراصل اپنے خواب کو تعبیر دینے کی مذموم خواہش پورا کرنے کے لیے ہے۔ ورنہ ایک ڈیڑھ کروڑ آبادی کا چھوٹا سا افغانستان امریکہ کے لے کیا خطرہ بن سکتا تھا۔ سچ تو یہ ہے کہ بش یہ جنگیں ہار چکا ہے اور اب ہاری ہوئی جنگوں کو جاری رکھنے میں کوئی مصلحت نظر نہیں آتی۔ ایک بد بودار آٹھ سالہ دور انجام کو پہنچ چکا۔

بارک اوباما نے مبصرین عالم کے اندازوں سے بہت بڑھ کر ووٹ لیے اور اب ۲۰ر جنوری ۲۰۰۹ء کو حلف اٹھا کر ایک سیاہ فام صدر وائٹ ہاؤس میں فاتحانہ داخل ہوگا۔ انتخاب جیتنے کے بعد شکاگو میں سات لاکھ کے مجمع سے خطاب کرتے ہوئے اوباما نے دنیا میں پھر سے آشتی کی سبز فصلیں اگانے کا اعلان بڑے طمطراق سے کیا۔ سوال پیدا ہوتا ہے یہ کس طرح ممکن ہوگا؟ اس کی چند ضروریات ہیں۔ مثلاً:

(۱) بارک اوباما فوری طور پر عراق افغان جنگ ختم کر کے فوجوں کا انخلاء عمل میں لائیں تا کہ بے گناہ لوگوں کو خون خرابے سے نجات ملے۔

(۲) بش کی تمام پالیسیاں یکسر تبدیل کر کے دنیا پر حکمرانی کا خواب پھر سے نہ دیکھیں۔

(۳) امریکہ دنیا بھر کے ممالک کی خود مختاری کا احترام کرے۔

(۴) اس کے لیے ضروری ہے کہ دنیا بھر سے اپنی افواج واپس اپنے ملک میں لے جائے۔

(۵) جن ملکوں کو کھنڈرات میں تبدیل کر دیا ہے وہاں تعمیر نو کا کام بڑھ چڑھ کر کیا جائے۔

ہمارے صدرِ مملکت، وزیر اعظم اور بعض دانشور اور تجزیہ نگار اِن دنوں اوباما کے حق میں رطب اللسان ہیں اور اُس سے پاکستان کی سلامتی وخود مختاری کے حوالے سے خوش گمانی کے فریب میں مبتلا ہیں۔ انھیں یاد رکھنا چاہیے کہ اوباما مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ پر حملے اور قبضے کے بیانات بھی دے چکا ہے۔ اس نے حصولِ اقتدار کے لیے کچھ سہانے خواب اور سبز باغ قوم کو دکھائے تھے ورنہ حقیقت وہی ہے جو قرآن کریم نے امتِ مسلمہ کو بتلائی کہ ”یہود و نصاریٰ تمہارے دوست نہیں، دشمن ہیں۔“

الغازی مشینری سٹور

ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن، سپیئر پارٹس
تھوک و پرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں

بلاک نمبر 9 کالج روڈ، ڈیرہ غازی خان 064-2462501

© rasailojaraid.com